سازش کرنے والے فریق کے منصوبے کو ناکام بنانے کی
''بہترین تدبیر'' کے طور پر اگر دوسرے فریق کو آسمان پر اٹھالیا جائے
تو سازش کرنے والے فریق کے اُس کی طرف بڑھنے والوں ہاتھوں کو روکنے کی بات کیا کہی کی جاسکتی تھی؟

عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کو دکھانے کیلئے معجزے عطا کئے گئے تھے۔

''میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (ءَايَةٍ) ایک نشان لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناؤں گا پھراس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جائے گا اور میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اچھا کردوں گا اور مردوں کو زندہ کردوں گا اور تمہیں بتاؤں گا جو تم کھاتے ہو اور جو گھر میں چھوڑتے ہو'' (حوالہ آلِ عمران۔۴۹)۔

اور سورۃ المائدہ کی آیت ۱۱۰ میں فرمایا ''اور (میری نعمت کو یاد کر) جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا تھا پھراس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تو میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اچھا کردیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو (موت سے) باہر نکال لاتا تھا''۔ لیکن ان واضح نشانیوں کے باوجود ہوا کیا تھا؟

فَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنۡهُمۡ إِنۡ هَٰذَآ إِلَّا سِحۡرٌ مُّبِينٌ ۝

''تو ان میں سے انکاری لوگوں (کے گروہ) نے کہا ''یہ تو محض کھلا جادو ہے'' (حوالہ المائدہ۔۱۱۰)۔

اوران کی اس بات سے عیسیٰ علیہ السلام نے أَحَسَّ ان کے کفر کو نمایاں اور آشکارہ دیکھ لیا۔

فَلَمَّآ أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنۡهُمُ ٱلۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ أَنصَارِىٓ إِلَى ٱللَّهِ‌ۖ (حوالہ آلِ عمران۔۵۲)

''پھر جس وقت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اُن کی جانب سے کفر کو آشکارہ محسوس کیا تو انہوں نے کہا ''میرا مددگار کون ہوگا اللہ کی جانب؟''

اور کافروں نے انہیں قتل کروانے کی سازش کی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین تدبیر فرمائی۔

وَإِذۡ كَفَفۡتُ بَنِىٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ عَنكَ

''اور جب میں نے تیری طرف بڑھنے سے بنی اسرائیل کو روک دیا'' (حوالہ المائدہ۔۱۱۰)۔

اس نکتے کو ذہن نشین کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بھی خطرہ بنی اسرائیل کے کافر گروہ سے محسوس کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی جانب بنی اسرائیل کو بڑھنے سے روک دیا تھا۔ اور اب اس نکتے کو بھی ذہن نشین کرلیں کہ بنی اسرائیل اس علاقے پر حکمران نہیں تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرانے کی سازش تو کرسکتے تھے لیکن انہیں خود قتل نہیں کرسکتے تھے کہ اس کا اختیار صرف

اور صرف رومی فوجی گورنر (or Procurator-named Pontius Pilate) کے پاس تھا جسے یہودی مؤرخ سخت الفاظ میں یاد کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے یہودی اکابرین کی بات کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور ذاتی طور پر تحقیق کرنے کا کہا تھا۔ اس گورنر کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ خفیہ طور پر ''عیسائی'' تھا اور پچیس جون کو اس کا دن بھی منایا جاتا ہے۔ (حوالہ انسائکلو پیڈیا ''اینکارٹا'')

کَـفَـفْـتُ واحد متکلم ماضی معروف ہے۔ اس کا مادہ ''ک ف ف'' ہے اور اس کے معنی مدافعت کرنا اور ایذا پہنچانے سے روکنا ہے۔ كُفُّوٓاْ أَيۡدِيَكُمۡ ''اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو'' (حوالہ النساء۔۷۷) ''فَكَفَّ أَيۡدِيَهُمۡ عَنكُمۡ'' ''پھر اس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا'' (حوالہ المائدہ۔۱۱)۔ کَـفَـفْـتُ اس صورت میں استعمال ہوسکتا ہے اگر بڑھنے والے ہاتھ اور جس تک ان ہاتھوں کو پہنچنے سے روکنا ہے دونوں زمین پر ہوں۔ ایک فریق کو اگر آسمان پر اٹھالیا جائے تو دوسرے فریق کے اس کی طرف بڑھنے والوں ہاتھوں کو روکنے کی بات کیا کہی کی جاسکتی تھی؟

بنی اسرائیل کے متعلق ایک تلخ حقیقت یہ بتائی گئی ہے ''درحقیقت ان کی باطل پرستی کے سبب اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور اس وجہ سے سوائے چند کے ایمان نہیں لاتے'' (حوالہ النساء۔۱۵۵)

وَبِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلَىٰ مَرۡيَمَ بُهۡتَـٰنًا عَظِيمًا ﴿١٥٦﴾

''اور ان کے کفر اور ان کے (سیدہ) مریم صدیقہ پر بہتان عظیم لگانے والے قول کی وجہ سے'' (النساء۔۱۵۶)۔ اور ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی

وَقَوۡلِهِمۡ إِنَّا قَتَلۡنَا ٱلۡمَسِيحَ عِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ رَسُولَ ٱللَّهِ

''اور ان کے اس قول کے سبب سے جس میں انہوں نے کہا ''ہم نے قتل کر دیا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کو'' (حوالہ النساء۔۱۵۷)

یہ گلی کے عام لوگوں کا قول نہیں ہے۔ یہ بنی اسرائیل کے اُس وقت کے سرکردہ لوگوں کی جانب سے عوام کیلئے اعلان تھا۔ ان کا یہ اعلان جھوٹا تھا۔ اور اعلان کے اپنے الفاظ میں ان کا اپنا شک وشبہ اور تذبذب بھی جھلک رہا ہے کہ کیا واقعی انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کروا دیا تھا؟ بنی اسرائیل کے اکابرین لوگوں کو یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے آپ کو مسیح عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ کہنے والے کو ہم نے قتل کروا دیا ہے۔ بنی اسرائیل کا انکار کرنے والا گروہ انہیں رسول اللہ مانتا ہی نہیں تھا اس لئے اگر انہیں یہ یقین ہوتا کہ انہوں نے عیسیٰ ابن مریم کو قتل کرایا ہے تو ''رسول اللہ'' کہنے کی قطعی ضرورت نہ تھی۔ یہ مقتدر لوگوں کے عوام الناس سے نفسیاتی فریب کے حربے ہیں۔ واضح فرمایا

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ

''اور حقیقت یہ ہے کہ نہ تو انہوں نے انہیں قتل کیا اور نہ انہیں صلیب پر لے جایا گیا بلکہ یہودیوں کو اس معاملے میں شبے میں ڈالا گیا تھا''

بنی اسرائیل اس علاقے کے حکمران نہیں تھے اور سزائے موت دینے کا اختیار صرف اور صرف رومی حکمران/گورنر کے پاس تھا جس پر یہودی اکابرین عیسیٰ علیہ السلام کو سزائے موت دینے (قتل کرنے) کیلیئے دباؤ ڈال رہے تھے۔ حکومت کی جانب سے انہیں شبے میں ڈال دیا گیا کہ گمان کریں کہ انہیں سزائے موت دے دی گئی ہے۔ اور اس وقت کے یہودی اکابرین کا شک و شبہ ان کے اپنے اعلان میں موجود ہے جس سے وہ عام لوگوں کو مطمئن کر رہے تھے کہ ''رسول اللہ'' کو قتل کر دیا گیا ہے۔

وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ۚ

''اور جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں بیشک وہ اس معاملے میں نرے شک میں مبتلا ہیں۔

ان کے پاس اس معاملے میں کوئی علم نہیں ہے محض گمان کی پیروی کرتے ہیں۔

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًۢا ○

(اپنے شک اور گمان سے جان چھڑالو) انہیں یقیناً قتل نہیں کیا گیا تھا'' (النساء۔۱۵۷)

عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بنی اسرائیل کے بڑھتے ہاتھوں کو روک دیا گیا تھا اور ان کے اکابرین نے تذبذب بھرا جھوٹا اعلامیہ بھی جاری کر دیا تھا کہ انہوں نے ''رسول اللہ'' کو قتل کر دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کا محض گمان اور شبہ تھا اور ان کے پاس علم/معلومات پر مبنی یقین نہیں تھا۔

ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ اُس زمانے کے یہودی اکابرین کے قول/اعلامیے میں یہ نہیں کہا گیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو انہوں نے مصلوب کروا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے قول کو بیان فرمایا ہے اور وہ صرف عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کروانے کے متعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے اُس زمانے کے یہودیوں کے دعوے/قول کی نفی کرنے کے علاوہ بعد کے زمانے میں اختراع کی گئی اس بات کی بھی نفی فرمائی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر نہیں لے جایا گیا تھا۔

''اور جب میں نے تیری طرف بڑھنے سے بنی اسرائیل کو روک دیا'' (حوالہ المائدہ۔۱۱۰)۔ زمان و مکان میں دوسرے رسولوں نے بھی ہجرت کی تھی لیکن دنیا کی اکثریت کو یہ جاننے میں کبھی دلچسپی نہیں رہی کہ وہ کہاں جا کر آباد ہوئے تھے لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تجسس دنیا کی اکثریت کو ہے کہ جب وہ قتل نہیں ہوئے تھے تو پھر آخر کہاں چلے گئے تھے؟